نگاہ اولین

پیارے وطن کی سلامتی کے تقاضے

مدیر التحریر

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا۟ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ ٱلْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ وَمَا تُخْفِى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ ٱلْءَايَـٰتِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ﴾ [سورة آل عمران/ ۱۱۸]

''ایماندارو! اپنے (ہم عقیدہ بھائیوں کے) علاوہ ''اوروں'' کو راز داں مت بناؤ؛ وہ تمہاری ضرر رسانی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، تمہاری مصیبت ہی ان کی دلی خواہش ہے۔ ان کے منہ جو کچھ اگل رہے ہیں اس سے ان کی دشمنی کھل کر سامنے آگئی ہے!! اور جو کچھ ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے وہ تو اس سے بھی بڑا ہے۔ ہم نے تمہارے مفاد میں واضح آیتیں بیان فرمائی ہیں، اگر تمہیں ذرا عقل ہو۔''

ان کے منہ کیا کچھ اگل رہے ہیں!

امریکی قومی سلامتی کے مشیر جان برنین نے ٹائم سکوائر نیویارک کی نام نہاد ناکام دہشت گردی پر تبصرہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا: ''فیصل شہزاد کا القاعدہ سے تعلق ہے اور وہ پاکستانی عسکریت پسندوں کے ساتھ تھا، اس نے بم بنانے اور دہشت گردی کی ٹریننگ پاکستان میں حاصل کی تھی۔''

اٹارنی جنرل ایرک ہولڈر نے کہا: ''اسے پاکستانی طالبان نے فنڈ فراہم کیا تھا۔''

وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے پاکستان کو ''سنگین نتائج'' کی دھمکی دی۔

امن عالم کے علمبرداروں کی واضح ترین غیر منصفانہ پالیسیوں کے ردِعمل کی بعض صورتیں اسلامی تعلیمات سے بالکل متصادم ہیں۔ لیکن ان کو ''عالمی دہشت گردی'' تسلیم کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی؛ جس کے نتیجے میں بدخواہ دشمنوں کے مفادات کی جنگ میں قومی دولت کے اربوں ڈالر کے ضیاع اور ہزاروں فوجیوں سمیت لاکھوں بے گناہ مسلمانوں کے واجب الاحترام خون سے ہاتھ رنگنا پڑا۔

پھر اتنی عظیم قربانیوں کے عوض پاکستان کو ''فرنٹ لائن اتحادی'' کا اعزاز بخشنے والے ''گہرے دوست'' کے اس ''خصوصی سلوک'' کا کیا کہنا؛ جس سے محظوظ ہو کر بھارتی وزیر خارجہ نے بھی ہوائی فائرنگ کر دی:

''دہشت گردوں کا اصل گڑھ پاکستان ہے۔''

ہدف کو ساکت و نادم دیکھ کر بھارتی چیف آف آرمی سٹاف نے بھی گولا داغا:

''ہم پاکستان اور چین دونوں پر جنگ مسلط کرنا چاہتے ہیں۔''

پاکستانی وزارت خارجہ کا ردِ عمل:

وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی صاحب نے آبی جارحیت میں انڈیا نواز بیان دے کر، دشمن کی چاپلوسی کر کے کیا کچھ حاصل کیا؟ اب پھر سپر پاور کے سامنے چاروں شانے چت ہو کر ایک عدد ''**شاہی**'' بیان دے ڈالا:

''ٹائم سکوائر کا واقعہ پاکستان میں امریکی ڈرون حملوں کا ردِ عمل ہو سکتا ہے۔''

اس دفاعی موقعے پر یہ ''**گداگرانہ**'' بیان؟!......اس کے دو مقاصد ہو سکتے ہیں:

۱۔ یہ ایک کمرشل اشتہار ہو سکتا ہے؛ یعنی: **''ڈالر دو .... بیان لو''**

۲۔ یا کوئی بچگانہ خواب ہو سکتا ہے کہ ''**امن و انسانی حقوق کا ٹھیکیدار امریکہ فوراً ڈرون حملے بند کرے گا اور اپنے سفارت خانے اور بلیک واٹر وغیرہ کو پاکستانی قوانین کی مکمل پاسداری کرنے کی تلقین کر دے گا۔**'' لیکن......تاریخ سے معمولی سی واقفیت رکھنے والا بچہ بھی خوب جانتا ہے کہ:

''ایں خیال است و محال است و جنوں''

تاریخ سے عبرت سیکھیے:

کاش! شاہ صاحب نے قرآن پر نظر ڈالی ہوتی: ﴿ **هَأَنتم هَؤُلآءِ تحبونهم ولا يحبونكم ...... إن تمسسكم حسنة تسؤهم وإن تصبكم سيئة يفرحوا بها** ......﴾ [آل عمران ۱۱۹۔۱۲۰]

''خبردار تم ہی (بھلے مانس بنتے ہوئے) اُن سے محبت کرتے ہو لیکن انہیں تم سے کوئی محبت نہیں ہے......اگر تمہیں کوئی بھلائی حاصل ہو تو ان کے منہ لٹک جاتے ہیں اور اگر تمہیں کوئی تکلیف اٹھانا پڑے تو وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے......''

اس آیت قرآنی کی زندہ و تابندہ تفسیر دیکھیے:

❁ ستمبر 1962ء میں چین بھارت جنگ سے فائدہ اٹھا کر کشمیر پر قبضہ کرنے کا اندیشہ محسوس کر کے

امریکہ ویورپ نے پاکستان کو پرامن طریقے سے مسئلہ کشمیر حل کرانے کی امید دلائی۔

ایوب خان نے کافرانہ سازش میں آکر مسئلہ کشمیر کے حل کا نہایت زریں موقع گنوادیا۔

❁ دسمبر 1962ء میں بھارت کی شکست کے بعد امریکہ ویورپ نے **"پاک بھارت مذاکرات"** شروع کروادیے۔ جنوری 1963ء تک وزرائے خارجہ بھٹو اور سورن سنگھ کے مابین پنڈی، کراچی، کلکتہ اور دہلی میں مذاکرات کے 6 دور ناکام ونامراد ہوئے۔ **بس اسی پر سپر پاورز کا وعدہ پورا ہوا !!**

❁ فروری 1963ء میں امریکہ نے پاکستان کو (بھارتی موقف تسلیم نہ کرنے کی سزا میں) مزید اسلحہ دینے سے انکار کردیا۔ ساتھ ہی امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا نے بھارت کو جدید میزائلوں اور راڈار سسٹم سے مسلح کردیا۔

اس حوصلہ افزائی پر بھارت نے اعلان کیا: **"ہم مذہبی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کا حل تسلیم نہیں کرتے۔"**

امریکہ نے بھی عدل وانصاف اور مساوات کی علمبرداری کا ثبوت پیش کردیا: **"مسئلہ کشمیر حل نہ ہوا تب بھی ہم بھارت کو امداد دیتے رہیں گے.......... پاکستانی موقف کو ہم بھی تسلیم نہیں کرتے۔"**

❁ مارچ 1963ء میں امریکی وزارت خارجہ نے اعلان کیا: **"ہمیں پاک چین دوستی پر سخت تشویش ہے۔"**

❁ ستمبر 1965ء کی جنگ میں افواجِ پاکستان کے ہاتھوں بھارتی سورماؤں پر کاری ضرب لگتی دیکھ کر UN کی سلامتی کونسل نے جنگ بندی کروادی۔

❁ پاکستان نے درخواست دی کہ اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کو اپنی قراردادوں کے مطابق حل بھی کرائے۔

❁ 1967ء میں اقوام متحدہ نے اعلان کیا: **"ہم مسئلہ کشمیر حل کرانے سے عاجز ہیں۔"**

❁ نومبر 1971ء میں امریکہ نے "اسلامی" جمہوریہ پاکستان کو 36 لاکھ ڈالر کے طے کردہ فوجی سامان کی فراہمی منسوخ کردی۔

❁ دسمبر 1971ء کی جنگ میں بھارت نے مشرقی پاکستان پر قبضہ جما لیا اور پاکستان کے 92 ہزار فوجی جنگی قیدی بن گئے۔

❁ پاکستان کی بدترین تاریخی شکست کے موقع پر دہلی میں بڑا زبردست جشن منایا گیا، جس میں ہیلری کلنٹن امریکہ سے خصوصی طور پر شرکت کے لیے حاضر ہوئی۔

❁ اگست 1987ء میں روس کی افغانستان سے پسپائی کے بعد امریکہ نے "ایٹم بم" بنانے کا شبہ

ظاہر کر کے فوری طور پر پاکستان کی امداد بند کر دی۔حتیٰ کہ ہمارے خرید ے گئے F-16 بھی روک لیے۔

وما تخفی صدورھم أکبر:

- نائن الیون کی مبینہ دہشت گردی کے بعد پاکستان کو افغانستان پر حملے میں استعمال کیا۔
- امریکی خفیہ اداروں CIA اور NIC نے پیش گوئی کر دی کہ ''2015ء تک پاکستان ناکام ریاست بن جائے گا؛ طالبان ایٹمی ہتھیاروں پر قبضے کے لیے خانہ جنگی برپا کریں گے۔''

کونڈ ولیزا رائس نے سینٹ کمیٹی میں اعلان کیا: **پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کو انتہا پسندوں کے قبضے سے محفوظ کرنے کا منصوبہ بنالیا گیا ہے۔**

پرویز نے جب سے بش کی ''صلیبی جنگ'' میں تعاون شروع کیا، امن عالم کے علمبردار ہمارے وطن کو حسب منشا اسلام دشمن اور غدارانہ سرگرمیوں میں بری طرح الجھا رہا ہے......اوپر سے ڈرون حملوں اور اندر سے کرائے کے دہشت گردوں کے ذریعے اپنی شر انگیز پیشین گوئیوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش جاری رکھے ہوئے ہے!!

قومی سلامتی کے تقاضے:

ماضی کی تاریخی شہادتوں اور حال کی روز افزوں بدسلوکیوں اور دھمکیوں کے تناظر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مستقبل کوئی ''**حسین منظر**'' پیش نہیں کر رہا ہے۔اب 17 کروڑ ہم وطنوں کا اولین قومی فریضہ ملکی سلامتی کا تحفظ ہے۔

اس سلسلے میں ہمارے لیے درج ذیل ذمہ داریاں پوری کرنا نہایت ضروری ہے:

{1} پیارے وطن کے اصل دشمن کو پہچان کر اس کے کارندوں پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

{2} انڈیا کے ساتھ ''مذاق رات'' بہت ہو چکے، مزید مذاکراتوں کی خاطر اس کی چاپلوسی ہرگز نہ کی جائے۔

{3} چین کے ساتھ تعلقات بڑھا کر سائنس، ٹیکنالوجی اور صنعت کاری میں اپنی صلاحیت بڑھائی جائے۔

{4} ان راست اقدامات کے ذریعے غیور مسلمان عوام وخواص کا بھرپور اعتماد حاصل کرنے کے بعد غیر ملکی دسترخوان پر زلہ خواری کرنے والے ''**دہشت گردوں**'' کو مکمل فوجی آپریشن کے ذریعے **تہس نہس** کر دیا جائے۔

{5} اہل اسلام دشمنانِ دین وملت اور غدار حکمرانوں کے خلاف قنوت نازلہ کا اہتمام کریں۔